بالغہ غیر شادی شدہ لڑکی کا نفقہ کس پر ہے؟

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2529

تاریخ اجراء: 01 شعبان المعظم 1445ھ / 12 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر لڑکی بالغہ ہو، خود کماتی بھی ہو مگر شادی شدہ نہ ہو تو کیا اس صورت میں اس لڑکی کا نفقہ باپ پر لازم ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس لڑکی کا اپنا کوئی ذریعہ معاش ہو، جس کی وجہ سے اس کی ملکیت میں اتنا مال ہو، جو اس کے نفقے کے لئے کافی ہو، تو اگرچہ وہ شادی شدہ نہ ہو، اس کا نفقہ اس کے باپ پر ہر گز لازم نہیں ہو گا، بلکہ اس کا نفقہ خود اسی کی کمائی سے ہو گا، کیونکہ غیر شادی شدہ لڑکی کا نفقہ باپ پر شرعاً اس وقت لازم ہوتا ہے، جب خود لڑکی کی اپنی ملکیت میں بقدر کفایت مال نہ ہو، ورنہ اگر لڑکی بقدر کفایت اپنا ذاتی مال رکھتی ہو تو اس کا نفقہ باپ پر لازم نہیں ہوتا، بلکہ خود اسی کے مال میں لازم ہوتا ہے۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(وتجب) النفقة بانواعها على الحر (لطفله) يعم الانثى (الفقير) الحر فان نفقة المملوک على مالكه والغنى فى ماله الحاضر“ ترجمہ: آزاد شخص پر اپنے بچوں جس میں بیٹی بھی شامل ہے، کا نفقہ اپنی تمام انواع واقسام کے ساتھ واجب ہے، (جبکہ وہ بچے) فقیر آزاد ہوں کیونکہ مملوک کا نفقہ اس کے مالک پر، اور مالدار کا اس کے موجود مال میں نفقہ لازم ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد 5، باب النفقة، صفحہ 345، مطبوعہ کوئٹہ)

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: ”قال الخير الرملى: لو استغنت الانثى بنحو خياطة وغزل يجب أن تكون نفقتها فى كسبها كما هو ظاهر، ولا نقول على الاب مع ذلک، الا اذا كان لا يكفيها فتجب على الاب كفايتها بدفع القدر المعجوز عنه“ ترجمہ: خیر الدین رملی نے فرمایا کہ اگر لڑکی سلائی اور سوت کاتنے

وغیرہ کسی ذریعے سے کمائی کرکے، مال والی ہو جائے تو اس کا نفقہ، اسی کی کمائی میں واجب ہو گا جیسا کہ ظاہر ہے، اور لڑکی کی کمائی کرنے کے باوجود ہم باپ پر نفقے کا لازم ہونا نہیں کہیں گے، ہاں اس صورت میں کہ جب اس کی کمائی اسے کافی نہ ہو تو باپ پر اتنی مقدار میں مال دے کر جس کو حاصل کرنے سے وہ عاجز ہے، اس کے نفقے کو پورا کر دینا لازم ہو گا۔(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد5، باب النفقة، صفحہ345، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے:" ونفقة الاناث واجبة مطلقاً علی الآباء مالم یتزوجن اذالم یکن لھن مال کذا فی الخلاصة" ترجمہ: اور لڑکیوں کا نفقہ ان کے کنوارے رہنے تک، ان کے آباء پر مطلقاً واجب ہو گا، جبکہ خود ان کی ملکیت میں مال نہ ہو، یونہی خلاصہ میں ہے۔(الفتاوی الھندیة، جلد1، باب النفقات، صفحہ574-575، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:" اولاد کا نفقہ ان کی محتاجی کی حالت میں لازم ہوتا ہے، اگر مال رکھتے ہیں، ان کا نفقہ باپ پر نہیں، ورنہ ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ462، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net